مقاصد شریعت کی معرفت میں عقل کا کردار: اصولیین کی آراء کا جائزہ

The Role of Intellect in Maqasid ul Sharia's Science

☆ڈاکٹر محمد نواز

☆☆ندیم عباس

Abstract

Wisdom is a great blessing of Allah that He has gifted man with. On the basis of this wisdom Allah has given man honor and priority over other beings. Only wise person can be the follower of Sharia decrees. It is through wisdom that one can have the insight of expediencies and vices of the world whereas expediencies and vices of the world hereafter do not come in the circle of wisdom. For the knowledge and insight of Sharia objectives, the role of wisdom is very important. The jurists have given much importance to the role of wisdom for the knowledge of Sharia objectives. An analysis of the jurists' views about the role of wisdom for the insight of Sharia objectives has been presented in this research paper.

عقل اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے جو اس نے انسان کو عطا فرمائی، اسی عقل کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت و برتری عطا فرمائی ہے۔عاقل انسان ہی احکام شریعت کا مکلف ہوتا ہے۔ عقل ہی کے ذریعے دنیوی مصالح اور مفاسد کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے جب کہ اخروی مصالح و مفاسد کی معرفت عقل کے دائرہ کار میں شامل نہیں۔مقاصد شریعت کی معرفت اور پہچان کے لیے عقل کا کردار نہایت اہم ہے۔یہی وجہ ہے کہ اصولیین نے مقاصد شریعت کی پہچان کے لیے عقل کے کردار کو بہت اہمیت دی۔اس تحقیقی مقالہ میں مقاصد شریعت کی معرفت میں عقل کے کردار کے بارے میں اصولیین کی آراء کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اشیاء کے درست ادراک، ان کی صحیح فہم، ان میں غور و فکر کرنے، ان اشیاء کے مابین موازنہ کرنے اور حصول علم کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عقل عطا فرمائی ہے۔اس کے ذریعے انسان کائنات کو مسخر کرنے، اس کو آباد کرنے اور اس کی اصلاح میں کوشاں نظر آتا ہے۔انسانی عقل کی راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے وحی کا اہتمام فرمایا ہے اور اسے شریعت کے بنیادی مقاصد سے آگاہ کیا ہے۔

☆اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات

☆☆لیکچرر، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ انہیں دنیا کی بڑی بڑی مصالح کا عرفان عطا فرمایا تا کہ وہ ان سے استفادہ کر سکیں اور بڑے بڑے دنیوی مفاسد کی معرفت عطا فرمائی تا کہ وہ ان سے بچ سکیں۔ اگر انسانی طبائع میں غور و فکر کیا جائے تو بہت قلیل طبائع اس عطیہ خدواندی سے محروم نظر آئیں گی۔ جن مصالح کے حصول اور مفاسد سے بچاؤ کا طبائع شوق پیدا کرتی ہیں، شرائع بھی ان ہی کا شوق دلاتی ہیں۔

" وَلَا يَقِفُ عَلَى الصَّوَابِ اِلاَّ ذَوُوالبَابِ-"(1)۔ "درست بات سے آگاہی صرف اہل عقل کو ہوتی ہے"۔

قرآن وسنت میں متعدد طریقوں سے کائنات میں غور وفکر، تفکر وتدبر کرنے اور اس کے خفیہ اسرار سے آگاہی کا حکم دیا گیا ہے۔ عزالدین بن عبد السلامؒ نے غور وفکر کی متعدد مقامات پر تاکید کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

" اِنَّ النَّظَرَ فِکر مُوصِل اِلٰی مَعرِفَةٍ اَو اِعتِقَادٍ اَو ظَنّ-"(2)۔

"بلاشبہ غور وفکر کرنا معرفت یا اعتقاد یا ظن کے حصول کا باعث بنتا ہے"۔

" وَ يَشرُفُ النَّظَرُ بِشَرَفِ المَنظُورِ فِيه فَالنَّظَرُ فِى مَعرِفَةِ الله اَفضَلُ مِن كُلِّ نَظَرٍ لِفضَائِه اِلٰى اَفضَلِ المَقَاصِدِ-"(3)

"منظور فیہ کے شرف ومرتبہ کی وجہ سے غور وفکر کو بھی اعزاز حاصل ہوتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے غور وفکر کرنا سب سے اچھا غور وفکر ہے کیونکہ یہ افضل مقصد تک رسائی کا ذریعہ بنتا ہے۔

عزالدین بن عبد السلامؒ نے اپنے موقف کی تائید میں مندرجہ ذیل آیات بھی ذکر کی ہیں:

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ (4)۔

"کہہ دیجئے: غور وفکر کرو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا چیزیں ہیں"۔

أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُون (5)۔

"کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز میں غور وفکر نہیں کیا اور اس میں کہ شاید قریب آگیا ہو ان کا وعدہ، سو اس کے پیچھے کس بات پر ایمان لائیں گے؟"(6)۔

عزالدین بن عبد السلامؒ نے غور وفکر نہ کرنے کو منہیات باطنہ میں شمار کیا ہے۔(7) اور اس پر دلیل کے طور پر یہ آیت ذکر کی ہے: أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ (8)۔ "کیا وہ اونٹ کی تخلیق اور آسمان کی بلندی میں غور وفکر نہیں کرتے"۔

عزالدین بن عبد السلامؒ نے غور وفکر نہ کرنے کے بارے میں لکھا ہے:

اِنَّ التَّقصِيرَ فِى النَّظَرِ تَفرِيط فِى اَمرِ الله وَاِهمَال لِمَا اَمَرَ بِه مِنَ المَنظُورِ فِيهِ-"(9)

"غور و فکر کرنے میں کوتاہی اصل میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری میں کمی ہے اور منظور فیہ کی ادائیگی میں سستی ہے"۔

عقل اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ، بلند پایہ اور عالی مرتبہ (10) مخلوق ہے اور قوت سماعت کی طرح یہ بھی توحید کے لئے دلیل ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (11)

"وہ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا غور و فکر کرکے سمجھتے تو ہم دوزخ میں کبھی نہ جاتے"۔

ابن عربی (12) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" فَاِنَّهم لَوسَمِعُوا وَعَقَلُوا لَعَرَفُوا الحَقَّ وَاَطَاعُوا فَنَجوا وَخَلَصُوا اِلٰی عَالَمِ النُّورِ وَجَوَارِ الحَقِّ"(13)

"اگر وہ غور سے سنتے اور اسے سمجھتے تو یقیناً انہیں حق کی معرفت حاصل ہوتی اور وہ احکام الٰہیہ کی اطاعت کرتے تو وہ یقیناً کامیاب ہو جاتے اور وہ ہدایت اور حق کو پا لیتے"۔

عقل اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کے خطاب اور تکالیف شریعت کی مرکز و محور ہے۔(14) اسی کے ذریعے دنیا کی مصالح اور مفاسد کی پہچان ہوتی ہے۔(15) ہر عاقل جانتا ہے کہ خالص مصالح کا حصول اور خالص مفاسد سے بچاؤ انسان کے لئے قابل ستائش ہے اگرچہ شرع کے احکام نہ بھی ہوں۔(16) بقول ابن تیمیہؒ: اس شخص کو عاقل کہا جا سکتا ہے جو بھلائی اور خیر کو پہچان کر اسے حاصل کرے اور شر اور برائی کو پہچان کر اسے چھوڑ دے۔(17)

عزالدین بن عبد السلامؒ نے عقل کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

" مُعظَمُ مَصَالِحِ اِلدُّنیَا وَمَفَاسِدِها مَعرُوفَة بِالعَقلِ-"(18)" دنیا کی بڑی بڑی مصالح اور مفاسد کا علم عقل کے ذریعے ہوتا ہے"۔

عقل کے بارے مقاصد شریعت کی پہچان میں ضابطہ کار:

عقل اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم عطیہ ہے اس کی احکام شریعت میں بہت اہمیت ہے۔ انسان اس کے ذریعے بعض اوقات مصالح اور مفاسد کا عرفان حاصل کر لیتا ہے لیکن عام طور پر تمام مصالح اور تمام مفاسد کے ادراک سے قاصر رہتا ہے۔

ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

" مَا يَتَوَهَّمُ الاِنسَانُ اَنَّ الشَّيئَ يَنفَعُ فِی الدِّينِ وَالدُّنيَا وَيَكُونُ فِيهِ مَنفَعَة مَرجُوحَة بِالمَضَرَّةِ كَمَا قَالَ تَعَالٰی: قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا(19) وَكَثِيرٌ مِمَّا ابتَدَعَه النَّاسُ مِنَ العَقَائِدِ وَالاَعمَالِ.... حَسَبُوهُ مَنفَعَةً اَومَصلَحَةً نَافِعًا وَ حَقًّا وَ صَوَابًا وَلَم يَكُن كَذٰلِکَ-" (20)

"اکثر اوقات انسان کسی شے کو دین اور دنیا میں نافع سمجھ لیتا ہے حالانکہ اس میں نقصان کی بجائے فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے اللہ

تعالیٰ کا فرمان ہے کہ آپ ﷺ فرمادیجئے کہ ان (شراب اور جوئے) میں بڑا نقصان ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں اور ان کے نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہیں۔ اکثر اوقات لوگ ایسے نئے نئے عقائد اور اعمال گھڑ لیتے ہیں جنھیں منفعت یا مصلحت نافعہ، حق اور درست گمان کر لیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا"۔

عزالدین بن عبد السلامؒ نے مقاصد شریعت کی پہچان کے سلسلے میں عقل کے لئے کچھ ضوابط ذکر کئے ہیں تاکہ امکانی حد تک انسان درست فیصلہ کر سکے اور گمراہی وضلالت سے بچ سکے:

اول: مصالح اور مفاسد تلاش کرتے وقت انسان خواہشات نفسانیہ کی اتباع سے بچے۔ عزالدینؒ نے وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ(21) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے:

لَا تَمِل مَع مَن تَهوَاه فَتَجُوراَ وَلَا تَحكُم بِمَا تَهوَاه فَتَزِلَّ دِينَه اَو طَاعَتَه (22)۔

"تو اپنی خواہشات نفسانیہ کی پیروی نہ کر ورنہ تو ظلم کرے گا اور تو اپنی خواہش کی پیروی میں فیصلہ نہ کر ورنہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی اطاعت سے بھٹک جائے گا"۔

خواہشات نفسانیہ کی پیروی عقل کو اندھا کر دیتی ہے اور انسان راہ راست سے بھٹک جاتا ہے اور وہ حَسَن کو قبیح اور قبیح کو حَسَن شمار کرنا شروع کر دیتا ہے اسی لئے امام شاطبیؒ لکھتے ہیں کہ خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرنے والا شخص احکام شریعت پر عمل کرتے وقت اپنے اغراض ومقاصد کے لئے حیلے اور بہانے تلاش کر لیتا ہے جس طرح ریاکار اپنے اعمال کو لوگوں کے سامنے خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے۔(23)

دوم: مصالح اور مفاسد تلاش کرتے وقت صرف ان کے ایک پہلو کو مد نظر نہ رکھا جائے بلکہ انہیں دنیاوی اور اخروی دونوں اعتبار سے پرکھا جائے کیونکہ دنیا اور آخرت دونوں کی مصالح اور مفاسد کی پہچان مجتہد کی نگاہوں میں ہونی چاہئے۔ وہ لوگ جو صرف دنیوی زندگی کی مصالح اور مفاسد کو جانتے ہوں اور اخروی مصالح اور مفاسد سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ ان کی مذمت فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ(24)

"وہ دنیاوی زندگی کے ظاہری پہلو کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے تو بالکل غافل ہیں"۔

عزالدین بن عبد السلامؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اَی یَعلَمُونَ تَصَرُّفًا ظَاهِرًا اَوسَعيًا ظَاهِرًا مِّن تَصَرُّفِ الحَيَاةِ الدُّنيَا اَو مِن سَعيِ الحَيَاةِ الدُّنيَا وَهُم عَن عَمَلِ الأخِرَةِ اَو عَن سَعيِ الأخِرَةِ مُعرِضُونَ۔''(25)

"یعنی وہ دنیوی زندگی کے ظاہری معاملات یا دنیوی زندگی کی ظاہری کوشش وجدوجہد کو جانتے ہیں اور آخرت کے عمل یا آخرت کی سعی سے بالکل غافل ہیں"۔

ان دونوں ضابطوں سے واضح ہوتا ہے کہ عزالدینؒ نے معرفت صحیحہ کے لئے عقل کو بالکل آزاد کی حیثیت نہیں دی بلکہ اس کی درست راہنمائی کے لئے وحی کی تعلیمات کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس نقطہ نظر کی تائید ابن تیمیہؒ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے:

'' وَلَولَا الرِّسَالَۃُ لَم یهتَدِ العَقلُ اِلٰی تَفَاصِیلِ النَّافِعِ وَالضَّارِّ فِی المَعَاشِ وَالمَعَادِ۔''(26)

"اگر رسالت نہ ہوتی تو عقل کو دنیا اور آخرت کے نفع اور نقصان کا تفصیلی علم نہ ہوتا"۔

امام غزالیؒ عقل کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عقل کی وجہ سے انسان کو احکام شریعت کا مکلف بنایا گیا ہے اور اس کے ذریعے دنیا کی مصالح کا ادراک کیا جاتا ہے۔(27)

عقل کے لئے قرآنی راہنمائی اس طرح ضروری ہے جس طرح چراغ کے لئے تیل ضروری ہے لہٰذا عقل صحیح کی راہنمائی کے لئے احکام شریعت سے راہنمائی حاصل کرنے والا انسان کامیاب وکامران ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ(28)

"یقینا اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جو عقل صحیح اور قلب بینا رکھتا ہو اور کلام الٰہی کو ہمہ تن گوش ہو کر سنے"۔

ابن حزمؒ نے آیت مذکورہ میں "قلب" سے مراد عقل لی ہے۔(29)

عقل کے بارے میں آراء کا جائزہ:

عزالدین بن عبد السلامؒ نے مصالح معقولیہ کو بنیاد قرار دینے پر کافی توجہ دی ہے۔ آپ نے متقدمین اصولیین سے استفادہ کیا اور متاخرین نے اس سلسلے میں آپ کی اتباع کی ہے۔

امام جوینیؒ نے مصالح کی تلاش کے لئے رائے کو اہمیت دی ہے بشرط یہ کہ اس کی بنیاد کسی شرعی اصل پر قائم ہو۔ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں: عُقُولُ العُقَلَاءِ قَد تَختَلِفُ وَتَتَبَایَنُ عَلَی النَّقَائِضِ وَالاَضدَادِ فِی المظنُونَاتِ وَلَایَلزَمُ مِثلُ ذٰلِکَ فِیمَالَه اَصل فَاِن شَوَّفَ النَّاظِرُونَ اِلَی الأُصُولِ الموجُودَۃِ فَاِذَا رَمَقُوها وَاتَّخَذُوها مُعتَبَرَهُم لَم یَتَبَاعَد اَصلًا اِختِلَافُهم۔(30)۔

"عقلاء کی عقلیں معاملات کو سمجھنے میں ایک جیسی نہیں ہوسکتیں۔ ظنی اشیاء میں نقائص اور اضداد کی وجہ سے اختلاف پایا جاتا ہے لیکن یقینی اشیاء میں ایسا اختلاف ممکن نہیں۔ ناظرین کی نگاہیں موجود اصول (کتاب وسنت) پر پڑیں گی اور وہ غور وفکر کریں گے تو وہ ان میں اختلاف ہوتے ہوئے بھی انہیں معتبر سمجھ کر قبول کرلیں گے"۔

امام غزالیؒ نے امام الحرمین جوینیؒ کی پیروی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عقول کے ذریعے دنیا کی مصالح کا ادراک ہوتا ہے۔(31)

امام سرخسیؒ رائے اور عقل کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

'' اِنَّمَاالرَّایُ لِمَعرِفَۃِ المِصَالِحِ العَاجِلَۃِ الَّتِی یُعلَمُ جِنسُها بِالحَوَاسِّ ثُمَّ تُستَدرَکُ نَظَائِرُها بِالرَّایِ۔''(32)

"حواس کے ذریعے معلوم کی جانی والی اور جلد حاصل ہونے والی مصالح کی معرفت رائے اور عقل کے ذریعے ہوتی ہے، رائے کے ذریعے ہی ان کی نظائر اور امثلہ تلاش کی جاتی ہیں"۔

ابن قیمؒ رائے اور عقل کے بارے میں کہتے ہیں کہ کچھ افعال کا حسن وقبح کا علم عقل کے ذریعے ہوتا ہے۔(33)اوامر بذات خود ہر عقل سلیم کے نزدیک معروف ہوتے ہیں اور نواہی طبائع اور عقول کے نزدیک منکر ہیں یہی وجہ ہے کہ عقول سلیمہ منکرات کا سختی سے انکار کرتی ہیں۔(34)

ابن عاشورؒ لکھتے ہیں:

'' وَيَحِقُّ عَلَى العَالِمِ اَن يَغُوصَ فِى تَتَبُّعِ المِصَالِحِ الخُفيَةِ فَاِنَّه يَجِدُ مُعظَمَها مُرَاعًى فِيهِ النَّفعُ العَامُّ لِلاُ مَّةِ وَالجَمَاعَةِ اَو لِنِظَامِ العَالَمِ-''(35)

"عالم پر لازم ہے کہ وہ مصالح خفیہ کی تلاش کے لئے غوطہ زن ہو جائے کیونکہ اس میں امت اور جماعت یا پورے نظام کے لئے فائدہ ہوگا"۔

ابن العربیؒ مصالح کی معرفت کے لئے عقل کے کردار کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عقلوں کے ذریعے حسن وقبح کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ عقلیں تو گمراہی کا سبب بنتی ہیں منافع کی طرف کیسے راہنمائی کر سکتی ہیں؟"(36)

امام شاطبیؒ نے بھی ابن العربیؒ کی پیروی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عقول کسی کام کو اچھا یا برا اقرار نہیں دے سکتیں کیونکہ یہ فریضہ تو شریعت کو حاصل ہے۔(37) عقل دنیا کی ادنی حکمت اور ادنی نعمت تک رسائی سے بھی قاصر ہے۔(38)صرف دنیوی تصرفات کے حوالے سے معمولی نفع ونقصان کا ادراک عقل کر سکتی ہے اور یہ اخروی معاملات کے بارے میں تو بالکل کچھ نہیں جانتی۔(39)

عزالدین بن عبد السلامؒ کے قول: ''وَاَمَّا مَصَالِحُ الدُّنيَاوَاَسبَابُهَا وَمَفَاسِدُها وَاَسبَابُهَا فَمَعرُوفَة بِالضَرُوَرَاتِ وَالتَّجَارِبِ وَالعَادَاتِ وَالظُّنُونِ المعتَبَرَاتِ.... اِلاَّ مَا تَعَبَّدَاللہ بِه عِبَادَهُ وَلَم يَقِفهم عَلٰى مَصلَحَتِه اَو مَفسَدَتِه- ''(40)

"دنیوی مصالح اور ان کے اسباب اور دنیوی مفاسد اور ان کے اسباب ضروریات، تجربات، عادات اور قابل اعتبار ظن سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔جو شخص مصالح اور مفاسد کے مناسبات معلوم کر کے ان میں سے راجح اور مرجوح کی معرفت حاصل کرنا چاہے تو اسے عقل پر پیش کرے کیونکہ شرع نے ان کو بیان نہیں کیا پھر اس پر احکام کی بنیاد رکھے۔اس حکم سے صرف تعبدی امور مستثنیٰ ہیں کیونکہ عقل ان کی مصالح اور مفاسد سے واقف نہیں"۔

اس پر امام شاطبیؒ اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دنیوی مصالح اور مفاسد کی معرفت کے بارے میں عزالدین کا یہ قول کچھ پہلوؤں سے غلط اور کچھ پہلوؤں سے درست ہے کیونکہ شریعت نے زمانہ فترۃ کے لوگوں کے راہ راست سے بھٹکنے اور احکام پر

عدل کے تقاضوں کے مطابق عمل نہ کرنے کو بیان کیا ہے عزالدین بن عبد السلامؒ کے بقول معاملہ مطلق ہو تا تو شریعت صرف اخروی مصالح کا ذکر کرتی ہے جب کہ شریعت دنیوی اور اخروی دونوں امور ایک ساتھ قائم کرنے پر زور دیتی ہے۔(41)
آخر میں عزالدین بن عبد السلامؒ کی رائے کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عقل کے لئے مستقل طور پر تفصیلاً مصالح اور مفاسد کو
جاننا محال ہے لیکن اگر قائل کا مقصد یہ ہو کہ شریعت کے اصولوں کے بعد عقل کے ذریعے معرفت تجارب وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے تو اس صورت میں کوئی اختلاف نہیں رہتا۔(42)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ درست ادراک و فہم کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل کی نعمت سے نوازا ہے۔ عقل کے ذریعے ہی انسان مصالح و مفاسد کی پہچان کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کو جلا بخشنے کے لیے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ اکثر اصولیین نے مقاصد شریعت کی معرفت کے لیے عقل کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ مثلاً عزالدین بن عبد السلامؒ کے نزدیک دنیا کی بڑی بڑی مصالح و مفاسد کا علم عقل کے ذریعے ہی ہوتا ہے اور ان کی پہچان کے لیے کچھ ضوابط بھی مقرر کیے گئے ہیں۔ امام غزالیؒ کے نزدیک انسان کو احکام شریعت کا مکلف صرف عقل کی وجہ سے بنایا گیا ہے۔ ابن تیمیہؒ نے عقل کی درست راہنمائی کے لیے وحی کی راہنمائی کو ضروری قرار دیا ہے۔ امام جوینیؒ مختلف لوگوں کی عقل اور سمجھ میں یکسانیت کے قائل نہیں، وہ لکھتے ہیں کہ یقینی اشیاء کے بارے میں اختلاف نہیں ہوتا بلکہ ظنی اشیاء کے بارے میں اختلاف ممکن ہے۔ امام سرخسیؒ کے نزدیک حواس خمسہ کے ذریعے حاصل ہونے والی مصالح و مفاسد کی معرفت عقل اور رائے کے ذریعے ہی حاصل ہوتی ہے۔ ابن قیمؒ کے بقول افعال کے حسن و قبح کا علم عقل کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ ابن عربیؒ اور شاطبیؒ کے نزدیک کسی عمل کے حسن و قبح ہونے کا فیصلہ شریعت کرتی ہے نہ کہ عقل۔ دنیوی معاملات میں عقل کے کردار کی نفی وہ بھی نہیں کرتے۔ الغرض مقاصد شریعت کی معرفت میں عقل کا کردار نہایت اہم ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 - عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، قواعد الاحکام فی اصلاح الانام، دارابن حزم، بیروت، لبنان،1424ھ /2003ء۔ص:332۔

2- شجرۃ المعارف:57، امام غزالی نے غور و فکر کو معرفت اور کشف کی چابی قرار دیا ہے (احیاء علوم الدین:1/336)۔

3- عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، شجرۃ المعارف والاحوال وصالح الاقوال والاعمال، بیت الافکار الدولیۃ، ریاض، سعودی عرب۔ ص:355-

4۔ سورۃ یونس:101۔

5- سورۃ الاعراف:185۔

6- شجرۃ المعارف:55۔

7- ایضاً: 104۔

8- سورۃ الغاشیہ:17،18۔

9- شجرۃ المعارف:131۔

10- قواعد الاحکام:200۔

11- سورۃ الملک:10۔

12- یہ محمد بن علی بن محمد ابن عربی(560ھ-638ھ)ہیں جو محی الدین ابن عربی کے نام سے مشہور ہیں۔آپ ایک عظیم فلسفی اور متکلم ہو گزرے ہیں آپ نے "وحدت الوجود" کے نظریہ سے شہرت پائی۔اندلس میں پیدا ہوئے' اشبیلیہ میں کچھ عرصہ قیام کیا پھر شام، بلاد روم، عراق اور حجاز کا سفر کیا۔دمشق میں وفات پائی۔تقریباً چار سو کتب ورسائل تحریر کئے جن میں الفتوحات المکیہ، فصوص الحکم اور مفاتیح الغیب وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔(الاعلام:6/281،282)۔

13- تفسیر القرآن الکریم لابن عربی:2/677۔محمد نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مکلف بنانے کا دارومدار ادلہ سمعیہ اور عقلیہ دونوں پر ہے اور یہ دونوں حجتیں لازم وملزوم ہیں۔(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن مع کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن: رقم، 1012)۔

14 - شجرۃ المعارف:334۔

15- قواعد الاحکام:9۔

16- ایضاً۔

17- مجموع الفتاوی:7/24۔

18- قواعد الاحکام:9

19- سورۃ البقرۃ:219۔

20- ابن تیمیہؒ، احمد بن عبد الحلیم، امام، شیخ الاسلام، مجموع الفتاوی، سعودی عرب۔:11/345۔

21- سورۃ ص:26، ترجمہ: تم خواہشات نفسانیہ کی پیروی نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹک جاؤ گے۔

22- تفسیر القران للعز:481۔

23- شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، ابو اسحاق، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار الفکر العربی، مصر۔2/176۔

24- سورۃ الروم:7۔

25- عزالدین، عبد العزیز بن عبد السلام، کتاب الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز، مکتبۃ توحید و سنت، پشاور۔ص:181۔

26- مجموع الفتاوی:19/100۔

27- غزالی، محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، امام، حجۃ الاسلام، احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔،4/115۔

28- سورۃ ق:37۔

29- ابن حزم، علی بن احمد، ابو محمد، ظاہری، الاحکام فی اصول الاحکام، مطبعۃ العاصمۃ، قاہرۃ، مصر۔،1/6۔

30- جوینی، عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف، ابو المعالی، البرہان فی اصول الفقہ، مطابع الدوحۃ الحدیثۃ، قطر، 1399ء۔:2/1120، 1121۔

31- احیاء علوم الدین:4/115۔

32- سرخسی، محمد بن احمد بن ابی سہل، ابو بکر، اصول السرخسی، دار المعرفۃ، بیروت، 1393ھ/۱۹۷۳ء۔:2/120۔

33- ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبد اللہ، مفتاح دار السعادۃ و منشور ولایۃ العلم والارادۃ، مکتبۃ حمیدی، مصر، دار الفکر، بیروت، 1399ھ/1979ء۔، ص:332۔

34 - مفتاح دار السعادۃ:332۔

35- مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لابن عاشور، دار الکتب العلمیۃ، بیروت-لبنان:280۔

36- ابن العربی، محمد بن عبد اللہ، ابو بکر، احکام القرآن، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان۔:2/707۔

37- الموافقات:1/87۔

38- ایضاً: 4/309۔

39- ایضاً: 4/21۔

40- قواعد الاحکام:13۔

41- الموافقات:2/48۔

42- ایضاً۔